قرنطینہ بکرا

سارہ عمر۔ ریاض سوئیہ

"لو جی بکروں کے بارے میں ایک نئی خبر سنو۔"
چچا جی نے چائے پیتے ہوئے چچی کو مخاطب کیا۔
صبح صبح چچا منصور کا پسندیدہ کام ہاتھ میں تسبیح کے ساتھ اخبار پڑھنے کا ہوتا تھا۔ وہ ناشتہ کرتے ہوئے نئی خبریں پڑھ کر چچی کو سناتے جاتے تھے۔
"کیوں جی اب کیا ہو گیا؟"
چچی نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا، مگر پھر جیسے انھیں ایک خیال آیا۔
"اب یہ مت کہیے گا کہ اس بار پیسے نہیں ہیں۔"
"ارے نہیں نہیں بیگم! اس بار پیسے تو ہیں مگر بکرا نہیں ہے۔"
چچا نے سر کھجاتے ہوئے الجھن بیان کی۔
"ہیں! ..... اب ایسا کیا ہو گیا جو بکرے ہی اس زمین سے غائب ہو گئے؟"
چچی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں۔
"ارے نہیں، اخبار میں خبر آئی ہے کہ بکروں کو بھی کورونا ہونے کا خدشہ ہے۔ اس لیے بکروں کے بھی ٹیسٹ ہوں گے۔ جو ٹیسٹ میں پاس ہو گئے، وہی قربانی کے لیے لائے جائیں گے۔"
"ہیں ..... ارے ..... ہائیں ..... ہی ہی ہی ..... "
چچی کو ہنسی کم ہی آتی تھی مگر جب آتی تھی تو اس آتی ہی چلی جاتی تھی۔
چچا گھبرا کر انھیں دیکھنے لگے۔
"ارے نیک بخت! میں نے کون سا لطیفہ سنایا جو تم تھل تھل پلے جا رہی ہو۔"
انھوں نے چچی کے موٹے بدن پر چوٹ کی، جو ان کے ہنسنے سے تھل تھل ہل رہا تھا۔
"بکروں کے ٹیسٹ ..... ہائیں ..... پاس ہوں گے تو ..... قربانی کے لیے لائے جائیں گے ..... ہی ہی ہی ..... یعنی جس نے سبق یاد کیا، اسی کو پھلی نہ ملی ..... پاس ہوئے تو قربان ہوئے ..... ہائیں ..... "
یہ سن کر چچا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی، پھر دھیمی آواز میں بولے:
"ارے بیگم! قربانی کوئی سزا تو نہیں ہے جو پاس ہونے پر دی جا رہی ہے۔ یہ تو انعام ہے جو پاس ہونے پر خوش قسمت بکروں کو ملے گا۔ اپنے رب پر تو خوش نصیب رومیں ہی قربان ہوتی ہیں۔"
"بے شک ..... بے شک ..... " چچی فوراً مودب ہو گئیں۔ "بس ویسے ہی ایک بات ذہن میں آئی تو ہنسی آ گئی۔ اللہ میاں ہمیں بھی اپنے دین پر قربان ہونے کی سعادت دے دے، آمین!" انھوں نے نم آنکھوں سے دعا کی۔
ابھی ابھی وہ ہنس رہی تھیں، ابھی ابھی ان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔
"ثم آمین ..... !" چچا نے بلند آواز میں کہا۔ "اچھا دیکھو میں کل جاؤں گا بکرا منڈی تو دیکھتے ہیں کیا بنتا ہے۔ کوئی نہ کوئی اچھا مناسب بکرا تو مل ہی جائے گا۔"
"ان شاء اللہ تعالیٰ!" چچا کی بات پر چچی نے کہا۔

☆

چچا جی دوسرے دن بکرا منڈی پہنچے تو دیکھا۔ تمام افراد ایک ہی بکرے کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے ہیں۔ طرح طرح کی بولیاں بلند ہو رہی ہیں۔ چچا اتنا مجمع دیکھ کر حیران رہ گئے۔ انھوں نے قریب جا کر دیکھا تو ایک بروڑ آویزاں تھا، جسے پڑھتے ہی چچا جی کو دو سو واٹ کا کرنٹ لگا تھا۔ لکھا تھا: "کتر ینہ بکرا"
"ہائیں ..... کیا اب بکرے بھی چوہوں کی طرح چیزیں کترنے لگے کہ نام ہی کتر ینہ بکرا پڑ گیا۔" چچا بڑبڑائے۔
چشمہ صاف کر کے دوبارہ آنکھوں پہ جمایا تو اس بار الفاظ کچھ اور نظر آئے۔ لکھا تھا:

قرنطینہ بکرا

وہ خاص بکرا جو چودہ روز قرنطینہ میں گزار چکا ہے،
سب بکروں سے الگ، سب سے جدا۔
کورونا وائرس سے بالکل پاک، سو فیصد تصدیق شدہ،
کورونا ٹیسٹ کے منفی ہونے کی رپورٹ بکرے کی گردن میں

دھلان پانی سے چچا نے چشمہ درست کیا، آستینیں چڑھائیں اور تیر کی طرح جگہ بناتے ہوئے مجمعے میں گھس گئے۔ مجمع میں۔
سامنے ہی وہ خاص بکرا گردن میں

رپورٹ لہراتے، کندھے چوڑے کیے یوں کھڑا تھا، جیسے چودہ دن قرنطینہ میں نہ گزارے ہوں، کسی کوٹی چوٹی سرکر کے آیا ہو۔
ایک آدمی نے بتایا کہ اس بکرے کا ریٹ اب تک تین لاکھ تک پہنچ چکا ہے۔
"کیا .....!؟" چچا کا منہ کھلا رہ گیا۔
"اتنے میں تو آدھ درجن بکرے آ جائیں۔"
پھر وہ باقی بکروں کی قیمت پوچھتے ہوئے گھر واپس ہو لیے۔
"کل آ کر کوئی نہ کوئی بکرا فائنل کر لوں گا۔"
چچا نے خود کلامی کرتے ہوئے دل کو تسلی دی مگر یہ ان کی خام خیالی تھی۔
اگلے روز منڈی کے منظر نے تو ان کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے۔
"ارے یہ کیا؟" چچا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں۔
آج تو ہر طرف ہی قرنطینہ بکرا، قرنطینہ بکرا کے بورڈ لگے ہوئے تھے۔ انھیں چکر سا آ گیا۔ کچھ بکروں نے تو منہ پہ نہ صرف ماسک لگائے ہوئے تھے، بلکہ چاروں پیروں میں دستانے بھی پہنے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ کھڑے ان کے مالک بار بار ہاتھ سینیٹائز کر کر کے گاہکوں کو بکروں کے برش کیے ہوئے دانت دکھاتے تھے۔
کبھی کوئی بکرا چھینک دیتا تو فوری طور پر اس کے آگے منہ کی کے پتے رکھ دیے جاتے اور پانی کی جگہ بکرے کو کلونجی کا قہوہ دیا جاتا۔
اس صورتحال میں چچا کو اپنا آپ بھی بکرا ہی لگنے لگا تھا۔
اب اتنے مہنگے قرنطینہ بکروں میں چچا کو ایک سستا اور اچھا بکرا تلاش کرنا ناممکن لگ رہا تھا۔ آخر وہ سر جھکائے مایوسی سے منڈی سے باہر جانے کے لیے چل پڑے۔ انھوں نے سوچ لیا تھا کہ اس بار گائے میں حصہ ہی لے لیں گے۔
ابھی وہ مرکزی دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ الگ تھلگ کھڑا ایک چھوٹا سا، مناسب ریٹ کا آئسولیٹڈ بکرا چچا کے دل کو بھا گیا۔
اس کا سب سے الگ تھلگ سوشل ڈسٹنس (سماجی دوری) پر کھڑا ہونا، کھلی فضا میں سانس لینا اور منڈی کے رش سے قدرے دور بے فکری سے پتے کھانا چچا جی کو یقین دلا گیا تھا کہ اصل دو بیکی کورونا فری بکرا ہے۔
اس مسکین سے بکرے کا مالک ابھی کچھ ہی دیر پہلے گاؤں سے آیا تھا، تبھی ابھی تک اسے منڈی کے دوسرے بکرا مالکان کی دوائیں لگی تھی۔ یوں سودا بھی سستے میں نبٹ گیا۔
چچا نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ انھیں ایک اصلی قرنطینہ بکرا میسر آ گیا جو باقی کتر ینہ بکروں سے یکسر مختلف تھا۔
چچا جی نے خوشی خوشی اس کی رسی تھامی اور گھر کو چل پڑے۔

☆☆☆